تحریکِ آزادی اور میوات

مرتب

کشمیری لال ذاکر

پہلی جنگ آزادی میں میووں کا حصہ

ڈاکٹر اعجاز احمد

یسین میو ڈگری کالج، نوح، ضلع میوات، ہریانہ

میوات کا علاقہ ۱۸۵۷ کے وقت بنگال پریسیڈنسی کے نارتھ ویسٹ پراونس کے دہلی ڈویزن کا حصہ تھا۔ اس کا ایک بڑا علاقہ گوڑگاؤں ضلع میں آتا تھا۔ یہ علاقہ خاص طور پر ۱۸۵۷ کے غدر میں میو عوام کی جانبازی اور بہادری کا چشم دید گواہ رہا ہے۔ یہ عالم انسانیت کی تاریخ میں پہلی بار ہوا تھا کہ سارے کے سارے میوات کے گاؤں کے لوگوں نے انگریزی ظلم وستم کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہو اور اپنی سرزمین سے ان کی حکومت کو نیست ونابود کرنے کی کوشش کی ہو۔ ان کے اس کام کیلئے انکو دنیا کے سب سے زیادہ مہذب کہے جانے والے لوگوں کے ہاتھوں بہت ہی گھناؤنے اور تباہ کن ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا جس کا پورے ہندوستان کی تاریخ میں کوئی جواب نہیں۔

میو جو ایک حریت پسند قوم ہے پرانے زمانے سے کاشتکاری ہی ان کا پیشہ رہا ہے۔ کئی سالوں سے یہ قوم انگریزی سرکار کی نظام برتری اور ظلم وستم کے شکار تھے۔ وہ اپنے ہی گھر میں اور اپنی ہی زمین پر غلامی کی زنجیروں سے جکڑا ہوا محسوس کر رہے تھے اور جب بھی انہیں غلامی سے نجات پانے کا موقع ملا وہ اس میں کود پڑے۔ اس کی تاریخی مثال ۱۸۳۵ کی ہے جب میووں نے انگریزوں کے خلاف ایک ناکامیاب کوشش کی

تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سازش میں فیروز پور جھرکا کے نواب شمس الدین سیدھے طور پر ملوث تھے لیکن کریم خان اور انیا میو نے انگریز ایجنٹ ولیم فریز کو مارنے میں نواب کا ساتھ دیا تھا جس میں نواب اور کریم خان کو پھانسی ہوئی تھی۔ اسکا پورے میوات پر گہرا اثر پڑا اور یہ بھی ایک وجہ تھی جس میں ۱۸۵۷ء کے دوران پورے میوات کے لوگوں نے اپنی ساری طاقت انگریزی سامراج کیخلاف جھونک دی۔ [1]

جب ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کی شروعات پہلے میرٹھ اور بعد میں دہلی سے ہوئی، تو تقریباً ۳۰۰ مجاہدین آزادی جو تیسری ہلکی گھوڑ سوار فوج سے تعلق رکھتے تھے، نے ۱۳ رمئی ۱۸۵۷ء کو گوڑگاؤں پر حملہ کردیا۔ اس وقت گوڑگاؤں کا کلکٹر اور ضلع مجسٹریٹ ولیم فورڈ نے پٹودی کے کچھ سواروں کی مدد سے بجواسن گاؤں کے قریب انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوا کیونکہ اس وقت تک مجاہدین کے ساتھ بہت سے مقامی میو، جاٹ اور اہیر شامل ہوگئے تھے۔ مجاہدین کا مقابلہ نہ کر پانے پر فورڈ بھونڈسی، پلول اور ہوڈل ہوتا ہوا متھرا بھاگ گیا۔ گوڑگاؤں میں مجاہدین کو ایک بڑی رقم (۷۸۴۰۰ روپئے) [2] ہاتھ لگی ساتھ ہی ہتھیاروں کا بڑا ذخیرہ بھی ہاتھ لگا۔ مجاہدین نے ۲۵ انگریزوں کو ہلاک کردیا اور سرکاری مالگزاری کے کاغذات کو جلادیا۔ مجاہدین نے جیل پر بھی دھاوا بول کر سارے قیدیوں کو چھڑالیا۔ [3] سارے مجاہدین نے ملکر پورے ضلع کے نظام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو پورے علاقے کا بادشاہ تسلیم کیا۔ مؤرخ شمس الدین شمس کے مطابق بہت سارے میو مجاہدین نے علی حسن خان میو کی قیادت میں گھاسیڑا کے قریب فورڈ کی فوج سے لڑائی لڑی اور انہیں ہرا کر متھرا بھاگنے پر مجبور کردیا۔ [4]

۲۰ مئی ۱۸۵۷ء کو پنھانا، پنگواں، ہتھین، نگینا، نوح، فیروز پور جھرکا، روپڑا کا، کاما، ڈیگ، بھرت پور، دوسا اور الور کے چودھریان نے ایک مہا پنچایت کی اور بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو اپنا رہنما تسلیم کیا۔ ۵ مئی کے آخر تک تقریباً سارے میوات کے دیہات آزاد ہو چکے تھے اور ان کا نظام ان گاؤں کے چودھریان نے سنبھال لیا۔ ۶ لیکن اب بھی میوات کے قصبوں میں انگریزوں کے وفادار موجود تھے اور یہاں پر حملے کی ذمہ داری صدر الدین میو نے لی۔ میووں کے جم غفیر کے ساتھ صدر الدین نے خاص طور پر خانزادے اور سرکاری افسران کو نشانہ بنایا۔ ان مجاہدین نے بڑی آسانی سے تاوڑو، سوہنا، فیروز پور جھرکا، پنھانا اور پنگواں کو اور ان کے نظام کو اپنے قبضے میں کرلیا۔ ۷ اور اسے مجاہدین کا مرکز بنایا۔ یہاں مجاہدین میں میو اور گوجر دونوں شامل تھے۔ ۹

نوح میں علی حسن خان میواتی اور بہت سارے ان کے میو ساتھیوں نے حملہ کیا مگر یہاں مقامی پولس اور خانزادے جو انگریزوں کے وفادار تھے مجاہدین کیلئے کافی مشکلات پیدا کیں۔ مگر میووں کی تعداد خانزادوں کے مقابلے میں کافی زیادہ تھی اس لئے کامیابی میووں کو ہی ملی اور خانزادے بری طرح سے ہارے اور کافی تعداد میں مارے گئے۔ ۱۰ نوح میں مجاہدین کی جیت نے میوات میں انگریزی حکومت کو پوری طرح ختم کردیا۔ میوات کے لوگ آزادی پاکر کافی خوش تھے۔ عورتیں بہادری کے گیت گاتی تھیں۔ ان گیتوں کے بول کچھ اس طرح تھے۔ ۱۱

"کدجائیگو فرنگی یابی رج میں سو،

چڑیا چڑ نگا سب مروایا،

موراماروبڑ میں سو،

کدجائیگوفرنگی یابی رج میں سو"

نصف جون ۱۸۵۷ء میں جے پور ریاست کا سیاسی ایجنٹ ڈبلیو۔ ایف۔ ایڈن چھ ہزار فوج اور سات توپوں کے ساتھ میوات ہوتے ہوئے دہلی جارہا تھا۔ راستے میں میووں نے اسے بہت تنگ کیا۔ اس لئے ایڈن نے دہلی سے پہلے میوات کو جیتنے کو ترجیح دیا۔ ۱۳ میووں نے مہراب خان کی قیادت میں سوہنا اور تاوڑو کے بیچ میں ایڈن کی فوج پر حملہ کیا جس میں اس کی فوج کے بہت سارے سپاہی مارے گئے۔ ۱۴ سوہنا میں ولیم فورڈ ایک فوجی ٹکڑی کے ساتھ ایڈن سے آملا اور دونوں نے پلول کی طرف کوچ کیا اور وہاں پلول اور ہوڈل میں مجاہدین کے ساتھ لمبے وقت تک ان کی لڑائی چلی۔ ۱۵ یکم جولائی ۱۸۵۷ء کو یہ لوگ دہلی گئے۔ وہاں بھی مجاہدین سے ان کی لمبی لڑائی چلی۔ ۱۶ اگست میں ایڈن مجبور اور لاچار ہوکر جے پور واپس لوٹ گیا۔ ۱۷

لیکن وقت کب ٹھہرتا ہے۔ آخر فیصلے کی گھڑی آئی گئی جب پٹیالا، نابھا، جیند اور کشمیر ریاستوں کی فوجوں نے انگریزی فوج کے ساتھ مل کر دہلی پر ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو دوبارہ قبضہ کرلیا۔ اس نازک وقت میں بھی میوات آزاد ہی رہا اور صدخان اور ان کے داماد علی حسن خان کی قیادت میں میووں نے فورڈ کو کئی شکستیں دیں۔ ۱۸ ۱۲/اکتوبر ۱۸۵۷ء کو بریگیڈیئر جنرل شاورس کو ۱۵۰۰ کی فوج ۱۸ چھوٹی اور ۲ بڑی توپوں کے ساتھ میوات جیتنے کے لئے بھیجا گیا۔ یہاں شاورس کی مدد گوڑگاؤں کا اے۔ ڈی۔ سی۔ کلیفورڈ کررہا تھا۔ مجاہدین کے خلاف کلیفورڈ کے سینے میں بدلے کی آگ دہک رہی تھی کیوں کہ دہلی کے مجاہدین نے بادشاہ کے لڑکے کی موجودگی میں قلعہ کے سامنے کلیفورڈ کی

بہن کے کپڑے پھاڑ کر ننگا کر کے توپ کے پہیے کے ساتھ باندھا تھا؟ اور پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ ۱۹ کلیفورڈ نے میوات میں گاؤں کے گاؤں جلا دیے اور قتل عام کیا۔ یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کو بھی نہیں بخشا۔ ۲۰ لیکن جب شاورس اور کلیفورڈ نے رائسینا گاؤں پر حملہ کیا تو میو ان پر بھاری پڑے اور کلیفور، سمیت ۶۰ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ بعد میں گورکھا رجمنٹ شاورس اور فورڈ کی قیادت میں کامیاب ہوئی اور پورے گاؤں کو جلا کر راکھ کر دیا اور لوگوں کا بڑی بے رحمی سے قتل کیا۔ ۲۱ یہاں تک کہ دھاروہیڑا اور تاوڑو کے بیچ جو بھی گاؤں آئے سب کو جلا دیا ۲۲

سوہنا، ہتھین اور پلول کے اطراف میں مجاہدین پر غالب ہونے کے بعد شاورس میوات کو کیپٹن ڈرمنڈ کے حوالے کر کے دہلی چلا گیا۔ ۲۳ ڈرمنڈ کے اشارے پر کمایوں رجمنٹ کے ایچ۔ گرانٹ نے گھاسیڑا گاؤں پر حملہ بول دیا اور وہاں ایک زبردست مورچے میں ۱۶۰ میو مارے گئے لیکن میوؤں نے بھی اس سے پہلے مورچے میں انگریزوں کو ہرایا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ انہیں ننگے پاؤں جھاڑیوں پر دوڑایا تھا۔ ۲۴ نصف نومبر ۱۸۵۷ء کو ڈرمنڈ کو خبر ملی کہ گاؤں کوٹ اور روپڑاکا کے ہزاروں میو ہتھین انگریز وفادار راجپوتوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور ان کا ارادہ پلول پر بھی حملہ کرنے کا ہے۔ اس پر ڈرمنڈ ٹوہانا ہارسز، ہڈسن ہارسز، کوماوں بٹالین کے ۱۰۲ فوجی کوک کی قیادت میں پہلی پنجاب انفینٹری کو لیکر روپڑاکا روانہ ہوا۔ راستے میں اس نے بہت سارے گاؤں پر قبضہ کیا جس میں پچانکہ، گوہ پر، مالپوری، گراکسر، مالوکا، جھانڈا وغیرہ سرفہرست تھے۔ ڈرمنڈ ۱۹ رنومبر ۱۸۵۷ء کو روپڑاکا پہونچا اور وہاں ایک زبردست لڑائی ہوئی جس میں تقریباً ۳۵۰۰ میو شامل تھے۔ اس لڑائی میں میو مجاہدین بڑے بہادری سے لڑے مگر ہار

گئے اور تقریباً ۴۰۰ میوؤں کو جام شہادت پینا پڑا۔ ۲۵ روپڑاکا کے بعد بہت سارے گاؤں جس میں کھلوکا، گھاسیڑا، پنگواں، نائی نگلہ، نگینا وغیرہ شامل تھے انگریزوں نے نذر آتش کر دیا۔ ۲۶

۲۷ نومبر ۱۸۵۷ء کو میو مجاہدین نے صدر الدین کی قیادت میں پنگواں پر حملہ بول دیا۔ انگریزوں نے فوری طور پر کیپٹن رمزے اور گوڑ گاؤں کے اے۔ ڈی۔ سی۔ میکفرسن کے زیر قیادت ایک گورکھا رجمنٹ بھیجا۔ دونوں افواج کی لڑائی مہوں گاؤں میں ہوئی جس میں انگریز کامیاب رہے اور صدر الدین کے بیٹے سمیت ۲۸ میو شہید ہوئے۔ پڑوس کے گاؤں سے بھی انگریزوں نے پکڑ پکڑ کر ۴۲ میوؤں کو قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ شاہ پور، بائی کھیڑا، کھیڑلا، چتوڑہ، نہاریکا، گوجر نگلا، بہری پور، کھیڑی وغیرہ کو نذر آتش کر دیا۔ ۲۷ لیکن نوح میں میو مجاہدین نے چودھری ناہر خان کی قیادت میں میکفرسن کی فوج پر حملہ کر دیا اور میکفرسن کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بدلے میں انگریزوں نے نوح پر حملہ کیا اور نوح اور پڑوس کے گاؤں کے ۵۲ میوؤں کے پھانسی پر چڑھا دیا۔ اس کے علاوہ ۴۲ میوؤں کو فیروز پور جھرکا میں اور ۱۸ کو گھلب میں پھانسی پر لٹکایا گیا۔ ۲۸ اگر زبانی بیان بازی پر یقین کریں تو ۲۹ نومبر ۱۸۵۷ء تک ۳۶۰۰ میوؤں کو شہید کیا گیا جس میں بہتوں کو دہلی بھیج کر مقدمہ چلایا گیا اور پھر پھانسی دی گئی۔ تقریباً ۱۲۰ میوؤں کو دہلی میں پھانسی دی گئی۔ ۲۹

۱۔ نگلی۔۔۔۔۔۔ ۱۶

۲۔ نوح۔۔۔۔۔۔ ۱

۳۔ حسن پور......۲۰

۴۔ بڑکا......۵

۵۔ رائسینا......۴

۶۔ گواکار......۱

۷۔ جرولی......۱

۸۔ سلطان پور......۱۰

۹۔ اکھان......۴

۱۰۔ سیوالی......۲

۱۱۔ گدرانا......۲

۱۲۔ سرائے......۱

۱۳۔ کھیڑلی......۱

۱۴۔ سوہنا......۱۶

۱۵۔ کانولی......۱

۱۶۔ گوڑگاؤں۔ ۷

۱۷۔ پلول......۱۰

میو مجاہدین کی یہ قربانی رہتی دنیا تک ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں یاد کی جاتی رہے گی۔ بہادر شاہ ظفر کا یہ شعر میوات کے شہیدوں کے لئے مناسب حال معلوم پڑتا ہے۔

ہوئے دفن جو تھے بے کفن انہیں روتا ابرِ بہار ہے

کہ پڑھتے ہیں فرشتے فاتحہ نہ نشان ہے نہ مزار ہے"

حواشی وحوالے:

۱۔ عبدالشکور، تاریخ میو چھتری، دہلی، ۱۹۷۴، ص، ۲۴۴

۲۔ کے۔ سی۔ یادو، ہریانہ۔ اتہاس ایوم سنسکرتی، حصہ۔ ۲ نئی دہلی، ۱۹۹۲، ص ۱۰۵

۳۔ گوڑگاؤں ڈسٹرکٹ گزیٹیر، چنڈیگڑھ، ۱۹۸۳، ص ۴۰

۴۔ شمس الدین شمس، میوز آف انڈیا، نئی دہلی، ۱۹۸۳، ص ۳۱ اور ۳۲

۵۔ ایضاً، اور دیکھیے امر اجالا، ۲۰ نومبر ۲۰۰۴

۶۔ گوڑگاؤں ڈسٹرکٹ گزیٹیر، ص، ۴۰

۷۔ بدھ پرکاش، گلمپسز آف ہریانہ، کروکشیترا ۱۹۶۲، ص ۸۵

۹۔ خانزادے میووں سے ہی نکلی ایک قوم ہیں مگر وہ خود کو میووں سے زیادہ اونچا سمجھتے ہیں۔

۱۰۔ کے۔ سی۔ یادو، ریولٹ آف ۱۸۵۷ء اِن ہریانہ، نئی دہلی، ۱۹۷۷، ص، ۵۸ اور دیکھیے تاریخ میو چھتری، ص ۴۵۵ اور میوز آف انڈیا، ص، ۳۱۱

۱۱۔ تاریخ میو چھتری، ص، ۴۵۵

۱۳۔ گوڑگاؤں ڈسٹرکٹ گزیٹیر، ص ۶۱

۱۴۔ امر اُجالا، ۲۰ نومبر ۲۰۰۴

۱۵۔ گوڑگاؤں ڈسٹرکٹ گزیٹیر، ص ۶۲

۱۶۔ پنجاب ڈسٹرکٹ گزیٹیر، حصہ، ۴۔اے، ص، ۲۴

۱۷۔ گوڑگاؤں ڈسٹرکٹ گزیٹیر، ص ۶۲

۱۸۔ میوز آف انڈیا، ص، ۳۲

۱۹۔ گوڑگاؤں ڈسٹرکٹ گزیٹیر، ص ۶۲

۲۰۔ ایضاً، اور دیکھئے میودرپن، اگست، ۱۹۹۷، ہاشم امیر علی، دی میوز آف میوات، نئی دہلی، ۱۹۷۰، ص ۲۸

۲۱۔ تاریخ میو چھتری، ص ۴۵۹ اور ۴۶۰

۲۲۔ گوڑگاؤں ڈسٹرکٹ گزیٹیر، ص ۶۲ اور دیکھئے امر اُجالا، ۱۵ اگست، ۲۰۰۵ اور میودرپن، اگست ۱۹۹۷

۲۳۔ ایضاً۔ ص، ۶۳

۲۴۔ امر اُجالا، ۲۰ نومبر ۲۰۰۴

۲۵۔ میوٹنی ریکارڈ کرسپانڈنس، لاہور، ۱۹۱۱، ص ۲۲۹ اور ۲۳۰

۲۶۔ گوڑگاؤں، ڈسٹرکٹ گزیٹیر، ص ۶۴

۲۸۔ امر اُجالا، ۱۵/اگست، ۲۰۰۵

۲۹۔ نیو میو ٹائمس، یکم نومبر، ۱۹۹۴

=÷=÷=